رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۹۸

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا مشہور و معروف اخبار جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا ایک بازو قرار دیا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۹۸

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار الحکم قادیان

ہفتہ وار — دور جدید

جوبلی نمبر

۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء — جلد ۴۲ — نمبر ۳۱ تا ۴۰

مدیر اعلیٰ شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی ✻ مدیر مسئول شیخ محمود احمد عرفانی مجاہد مصری

چندہ سالانہ
حکومت اور والیان ریاست سے ......
امراء و رؤساء سے ......
معاونین سے ......
عوام سے ......
ممالک غیر سے ......

مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر ماہ عیسوی کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل سے شائع ہوتا ہے

قیمت فی پرچہ ایک روپیہ و آٹھ آنے

فہرست مضامین جوبلی نمبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ھُوالناصر

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ

حمد و شکر

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر اور حمد ہے کہ آج سے پچیس سال قبل جب کچھ ایسے لوگوں نے جو جادہ صواب سے بھٹک گئے تھے۔ اور خدا تعالیٰ کے براہین نیرہ کو دیکھ لینے کے بعد صراط مستقیم کو چھوڑ گئے تھے۔ جن کو باغبان نے یہ جان کر اپنے دامن عافیت میں پناہ دی تھی کہ شاید وہ اس گلستان محمدی اور بوستان احمدی کی خدمتگذاری کو اپنے لئے باعث فخر جانیں گے۔ انھوں نے خلیفہ اول کی آخری گھڑیوں میں قوت و عزم کے ساتھ آہنی تبر اٹھائے تھے۔ تاکہ وہ اس باغ کے درختوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔ اور اس کے خوشنما پھولوں کو پاؤں تلے دیوانہ وار کچل کر رکھ دیں۔ احمدیت کے خصائص مٹائے جا رہے تھے۔ خلافت۔ نبوت کے اس مقام کو جو تیرہ سو بعد بعد مسلمانوں کو خدا کی طرف سے عطا ہوا تھا۔ نہ صرف ہمارے ہاتھوں سے چھیننے کی سعی کی جا رہی۔ بلکہ اسے مٹایا جا رہا تھا۔

سلسلہ کے وہ تمام مقامات مقدسہ جن کی اہمیت خدا تعالیٰ نے اپنی وحی سے اپنے پاک نبی کے ہاتھوں قائم کی تھی کو گھٹایا جا رہا تھا۔ حتے کہ ارض قادیان جسے خدا کے مسیح نے فرمایا تھا ؎

زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

کے متعلق کوشش کی جا رہی تھی کہ ہمیشہ کے لئے اس کی مرکزیت کا خاتمہ کر دیا جائے —— اور تو اور خاندان نبوت کے خلاف ایک طوفان بے تمیزی مچایا جا رہا تھا دشمن جسے دیکھ کر ہنس رہے تھے۔ اور وہ خیال کرتے تھے کہ اس آندھی سے خدا کا لگایا ہوا یہ پودا جڑ سے اکھڑ جائے گا

اس وقت

خدا تعالیٰ نے مومنوں کی حالت پر رحم فرمایا۔ اور ان کے خوف کو امن سے بدل دیا۔ اور اپنے فضل سے خلافت کے وجود کو قائم کر دیا۔ اور مومنوں کے قلوب پر سکینت نازل کر دی اور ایسا معلوم ہونے لگا کان اللہ نزل من السماء کہ آسمان سے خدا اتر آیا۔ رحمت کی باد نسیم چل پڑی۔ کفر و فسق کی تاریکی دور ہوئی لیمزقنھم کی لنترانیں سننے میں آنے لگیں۔ اور مومنوں نے ملکر حمد و شکر کا ترانہ گایا —— اور کہا کہ آج

دعائیں سن لیں ہماری خدائے قادر نے ۔۔۔ یہ کیسا فضل کیا ایک جبری کو بھیج دیا
جو نور دیں ہوا اوجھل ہماری آنکھوں سے ۔۔۔ تو ایک آن میں نور نبی کو بھیج دیا
بچا لیا ہمیں گرنے سے چاہ ظلمت میں ۔۔۔ کہ خود بخود ہی امام تقی کو بھیج دیا

پس خدا نے پھر اپنے ہاتھ سے اس پودے کی آب یاری کی۔ اور وہ درخت ایک ایسا تناور درخت بن گیا۔ جس کا ذکر خود خدا نے قرآن کریم میں فرمایا کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء توتی اکلھا کل حین اس کے شیریں ثمار دنیا کے کونے کونے تک پھیل گئے۔ اور اس کی خوشبو اور مہک سے دنیا کو مالا مال کر دیا۔ آسمانی مائدہ سے بھوکوں کو سیراب طہارت اور پاکیزگی کے لباس سے ننگی دنیا کو ڈھانک دیا گیا۔ گنا ہگاروں کی رستگاری ہوئی۔ نبوت و خلافت کے انعام سے دنیا منعم علیہ بن گئی

آج اس نعمت پر پچیس سال کا عرصہ گذر گیا۔ ہمارے سر خدا کے حضور سربسجود ہیں۔ اسلئے اس انعام پر ہماری زبانیں رطب اللسان ہیں اور ہم سجدات شکر بجا لاتے ہوئے زبان حال و قال سے پکارتے ہیں۔ مولیٰ تیرا شکر ہے کہ ہم نے تیرے جلالی و جمالی نظارے دیکھے۔ تونے ہمکو ہمارے پیارے کے ذریعے مائدہ آسمانی سے سیر کر دیا۔ اور تونے احمدیت کے جھنڈے تلے سیاہ۔ سفید۔ زرد۔ سرخ اقوام کو لا کر کھڑا کر دیا۔ تیرے اس مقدس خلیفہ کے ہاتھوں اسلام کی تکمیل ہوں۔ تیرا نور پھیلا اور تیری بادشاہت قائم ہوئی۔ اور ہمکو یہ دور بیمیں دیکھنے کا موقع دیا۔

مولا! ہماری عاجزانہ دعا ہے کہ ہمکو توفیق دے کہ ہم اسلام کے اس دوسرے دور کو جو آج کے بعد اپنی فتوحات زریں کے ساتھ شروع ہوگا۔ نہ صرف دیکھنے کا موقع ملے۔ بلکہ تیرے اور تیرے ہی قائم کردہ خلیفہ برحق کے جھنڈے تلے ایک جانباز۔ بہادر۔ وفادار سپاہی کی طرح آگے بڑھنے کی توفیق رفیق ہو۔

مولا! ہمارے سر تیرے آستانہ پر نیازمندی سے جھکے ہوئے ہیں۔ ہمارے آقا سیدنا محمودؓ کو اتنی لمبی عمر عطا فرما کہ وہ دنیا کے سارے کونوں میں دنیا کی ساری قوموں میں تیرے اسلام کو پھیلا دیں۔ تیرا نام بلند کر دیں اور کوئی تیری اطاعت سے باہر نہ رہے۔ اس کے دشمنوں اور حاسدوں کو ناکام فرما۔ ایکے خادموں اور چاکروں کو عزت و انعام سے مالا مال فرما۔ اس کے خاندان میں۔ اس کی آل و اولاد میں۔ اس کے کاموں میں۔ اس کی عمر میں صحت میں۔ اقبال میں برکت پر برکت دے۔ الہ العالمین اپنے گناہگاروں اور عاجز بندوں کی پکار کو سن اور شرف قبولیت بخش۔ آمین ثم آمین

بالآخر ہم ان جذبات شکر و حمد سے لبریز روح کے ساتھ الحکم جوبلی نمبر اپنے آقا و سیدی مولیٰ کے حضور پیش کرنے کی عزت حاصل کرتے ہیں ؎

آناکہ خاک را بنظر کیمیا کنند ۔۔۔ آیا بود کہ گوشہ چشمے بما کنند

—— خادمان در ——

یعقوب علی عرفانی
مؤسس الحکم
دسمبر ۱۹۳۹ء

محمود احمد عرفانی
ایڈیٹر اخبار الحکم
قادیان دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیرالمومنین مرزا بشیرالدین محمود احمد فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
امام جماعت احمدیہ

خلافت سلور جوبلی پر ملک و قوم کے بڑے لوگوں کے پیغامات اور تاریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنریبل خان بہادر شیخ سر عبدالقادر صاحب لا ممبر گورنمنٹ ہند دہلی کا تار الحکم کے نام

"میں امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں ان کے موجودہ ذی شان عہدہ میں پچیس ۲۵ سال کامیابی سے گزرنے کی تقریب پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں مجھے امام جماعت احمدیہ کے ساتھ مسلمانوں کے عام مفاد کے سلسلے میں تعلق کا موقع ملتا رہا ہے۔ مسلمانوں کی عام بہبودی اور ترقی کے سوال سے آپ کی گہری دلچسپی کا میرے دل پر بہت بھاری اثر ہے —!"

آنریبل چوہدری سر چھوٹو رام صاحب وزیر ترقیات کی تار اخبار الحکم کے نام

اس ملک میں جہاں بہت سے مذاہب کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ ہمارا ماٹو رواداری ہونا چاہیئے اور چاہیئے کہ ہماری زندگی کا بنیادی اصول خدمت وطن اور خدمت خلق ہو ❊

آنریبل کنور سر جگدیش پرشاد بہادر ایگزیکٹیو ممبر گورنمنٹ آف انڈیا دہلی کا "تار الحکم کے نام

"میں جماعت احمدیہ کے ذی شان امام کی جوبلی کی تقریب پر نیک دعاؤں اور تمناؤں کا ہدیہ پیش کرتا ہوں"

ہز لارڈ شپ سر ڈگلس ینگ بالقابہ چیف جسٹس ہائی کورٹ لاہور کا تار اخبار الحکم کے نام

میں حضرت امام جماعت احمدیہ کو ان کی خلافت پر پچیس ۲۵ سال گزرنے کی تقریب پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں جماعت احمدیہ کے افراد کو جوڈیشل محکمہ میں ملازم رکھتے ہوئے ہمیشہ خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کیونکہ مجھے ان کی دیانت داری کے خلاف کبھی کسی کی طرف سے اشارۃً و کنایۃً بھی شکایت نہیں پہنچی۔

سر تیج بہادر سپرو بالقابہ کا مکتوب گرامی الحکم کی جوبلی نمبر کے متعلق

جناب بندہ! تسلیم و نیاز

مجھکو یہ معلوم ہو کر کہ آپکا اخبار عرصہ ۴۲ سال سے جاری ہے اور خدمت کر رہا ہے۔ نہایت مسرت ہوئی۔ اس موقع پر میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوں گے۔ موجودہ حالت میں ملک کی خدمت اس سے زیادہ کچھ نہیں ہو سکتی کہ ہر اخبار اپنا فرض عین سمجھے کہ رواداری پر اصرار کرے۔ اور جو ہماری بدنصیبی سے تفرقہ پڑ گئے ہیں ان کے رفع کرنے کی کوشش کرے۔ سب سے بڑی ضرورت اتحاد کی ہے اور یہ ضرورت اسوقت تک پوری نہیں ہو سکتی کہ جب تک کہ اس کا احساس نہ ہو۔ کہ رواداری کے بغیر مجموعی ترقی غیر ممکن ہے۔

(بندہ سر تیج بہادر سپرو)

میجر نواب ممتاز یار الدولہ بہادر آف حیدر آباد دکن کا تار الحکم کے نام

امام جماعت احمدیہ قادیان کی سلور جوبلی پر میں اپنی طرف سے دلی پر خلوص مبارکباد پیش کرتا ہوں

جناب خان بہادر سیٹھ احمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد کا مکتوب خصوصی اخبار الحکم کے نام

جناب ایڈیٹر صاحب! الحکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مزاج شریف۔ آپ نے مجھ سے خواہش کی ہے کہ میں الحکم کے جوبلی نمبر کے لئے کوئی پیغام دوں۔ میں ایک عملی آدمی ہوں اور جس کسی تحریک میں کبھی حصہ لیتا ہوں۔ تو میرے پیش نظر صرف اس کی عملیت ہوتی ہے۔ پیغامات و بیانات سے ہمیشہ دور رہنے کی کوشش کی۔ آپ کے ارشاد کی تکمیل میں ذیل کی چند سطریں محض اپنے دلی خیالات کے اظہار کے طور پر روانہ کر رہا ہوں۔ کیونکہ آپ کے محترم والد سے میرے خاص تعلقات ہیں۔ اور میں آپ کے اخبار کی اور خود آپ کی خدمات کو دلچسپی سے دیکھتا رہا ہوں۔ میں نے مسلمانوں کی مختلف فرقہ داری اختلافات سے ہمیشہ اپنے آپ کو الگ رکھا۔ اور ہمیشہ سے یہ خیال رہا ہے کہ مسلمانوں کے لئے توحید رسالت اور قرآن کے مشترکہ مسائل ہی سب کچھ ہے۔ لیکن احمدی جماعت اور اسکی کوششوں سے احمدی نہ ہونے کے باوجود مجھے ابتدا سے ہمدردی رہی ہے۔ خود میرے بڑے بھائی سیٹھ عبداللہ الہ دین اللہ ان کی عمر میں برکت دے احمدیت کے ایک عملی مبلغ ہیں۔ میں اس جماعت کی اشاعت و تبلیغ کی مساعی کو خصوصیت کے ساتھ بہت پسند کرتا ہوں۔ اور اس میں حتی الامکان امداد کرتا رہتا ہوں۔ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی مجھ پر خاص توجہ اور عنایت ہے۔ اور ان کی عملی زندگی۔ وسیع النظری اور خدا پرستی نے مجھے ہمیشہ متاثر کیا۔ اپنے والد کے منصب خلافت کو ادا کرتے ہوئے پچیس سال کی تکمیل میں ان کو اور جماعت احمدیہ کو دل سے مبارکباد دیتا ہوں ❊

— احمد الہ دین —

الحکم زندہ باد

حضرت عرفانی کبیر کی قلم سے

میں الحکم کے جوبلی نمبر میں یاد ایام کے عنوان سے ایک مضمون لکھنا چاہتا تھا۔ جس میں الحکم کے اجراء کے محرکات اور اس کی ۴۲ سالہ زندگی پر ایک طائرانہ نظر کا عزم تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت نے مجھے موقع نہ دیا۔ میں نومبر کے تیسرے ہفتے کے شروع میں بیمار ہو گیا اور علالت کا سلسلہ لمبا ہوا۔ اسی دوران میں مجھے آبادکا سفر پیش آیا اور اس گھبراہٹ میں یہ سطور لکھ رہا ہوں میری طبیعت حاضر نہیں۔ میری زندگی میں یہ پہلا موقع ہے کہ عزیزم معاصر **الفضل** کی خواہش کی بھی تعمیل نہیں کر سکا۔ جو انہوں نے الفضل کے **جوبلی نمبر** کے لئے ایک مضمون کے متعلق کی تھی۔ اور اس طرح پر میں

عوض ربی بفسخ العزائم

کی صورت میں اپنے ایمان میں ایک لذت محسوس کرتا ہوں۔ الحکم کن حالات میں جاری ہوا۔ اس کے محرکات کیا تھے؟ یہ ایک **بصیرت افروز تاریخی** سلسلہ ہے۔ خدا تعالیٰ نے چاہا تو کسی دوسرے وقت میں لکھنے کا عزم رکھتا ہوں یا پھر خدا تعالیٰ میری یادداشتوں اور الحکم کے اپنے اوراق کی بنا پر کسی دوسرے کو لکھنے کا موقع دے گا۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ **الحکم سلسلہ کی مسلمہ اور مستند تاریخ ہے**۔ اس کے اجراء میں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا کھلا کھلا ہاتھ نظر آتا ہے۔ الحکم کے مؤسس خاکسار **عرفانی** کو اس پر بجا طور پر فخر ہے کہ یہ سعادت اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس کے لئے مقدر کی تھی کہ وہ امت محمدیہ کے آخری عظیم الشان **مامور و مرسل کے کلمات طیبات** الہامات اور کارناموں کو محفوظ کرنے میں خدا تعالیٰ کے منشاء کا ایک ذریعہ ہو۔ الحمد للہ یہ سعادت اسے میسر آئی۔ الحکم اپنی زندگی کے مختلف دوروں سے گزرا ہے۔ مگر ایک بات اس کی خصوصیت نمایاں ہے

اس نے باطل کے سامنے ہتھیار نہیں ڈالے

اور یہ اس لئے کہ وہ حق کا مینار اور الحق کی اشاعت کا علمبردار تھا۔ کسی خوف اور لالچ نے اسے اس امر پر مجبور نہیں کیا کہ جس چیز کو وہ حق نہیں سمجھتا تھا اس کے ساتھ موافقت کرے۔ اس عمل نے بارہا اسے انہوں کی نظروں میں بھی مغضوب قرار دیا۔ اور اس کے خلاف کوشش کی گئی کہ

زبان قلم بند کر دی جائے

عجیب عجیب خفیہ سرکلر بھیجے گئے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس کا ہاتھ اس پر رکھا اور وہ منصوبے اور تدبیریں خاک میں مل گئیں۔ اور

اس حق گوئی کے

جرم میں ان لوگوں نے جو ایک وقت سلسلہ کے عمائد تھے۔ فیصلہ کیا کہ

الحکم کے ایڈیٹر کو جلاوطن کر دیا جائے

اپنی ان تجاویز میں بھی انہیں ناکامی ہوئی اور خدا تعالیٰ نے انکو میرے مقابلہ میں خائب و خاسر کیا۔ یہ میری کسی نیکی اور عمل کا نتیجہ نہ تھا بلکہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور کرم تھا آخر وہ جو میرے نکالنے کے درپے تھے

خود نکلنے پر مجبور ہو گئے

مجھکو ان کے نکلنے کا رنج ہے۔ میں ان کی ناکامی پر خوش نہیں۔ اور میرا اللہ جانتا ہے کہ میں اب بھی چاہتا ہوں کہ ان میں سے جو ابھی زندہ ہیں۔ وہ پھر آجائیں اور جس **حق** کو انھوں نے چھوڑا ہے اس کو قبول کریں اور میرے دل میں ان کے لئے ایک جذبہ **الحب للہ** کا رہ رہا ہے میں جب کبھی لاہور گیا۔ ان میں سے بعض سے ملا۔ اور ان کو **عہد گزشتہ** کی یاد دلا کر خدا کے برگزیدہ رسول کی بیعت میں بالبتہ خلافت ہونے کی ترغیب دی۔ مگر یہ امر تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں رکھی ہے یہدی من یشاء ویضل من یشاء۔ میں اس وقت بھی کہ یہ سطور لکھ رہا ہوں محسوس کرتا ہوں کہ کاش ان کو سمجھ آجائے اور وہ توبہ کر کے پھر آجائیں۔ ان پر کوئی الزام توبہ کے بعد نہ ہوگا۔

یہ ذکر ضمناً آگیا۔ اور اس یاد سے دل میں درد اور کرب پیدا ہوتا ہے۔

غرض دشمنوں نے الحکم کو مٹانے کی لئے تمنائیں اور کوششیں کی تھیں۔ ایک وقت کے دوستوں اور بھائیوں نے بھی اسے ختم کر دینا چاہا۔ اور یا اگر وہ زندہ رہنا چاہے تو

اپنے ضمیر کو چند سکوں کے بدلے بیچ کر زندہ رہے

مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے کبھی مالی محبت دی ہی نہ دی تھی الحمد للہ علی ذالک۔ اس تحریک میں ایک معزز عہدہ پر مامور ہوا تھا۔ اور بیسے رشوت کی بہت بڑی مقدار کی ترغیب کا مقابلہ کرتے ہوئے اس ملازمت کو ترک کر دیا تھا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ ترغیب اور اس کا ترک کر دینا دراصل مجھے الحکم کے لئے تیار کرنا تھا۔

میں سچ کہتا ہوں کہ اسے چھوڑ کر میں نے کچھ نہیں کھویا اس ملازمت کا انجام بیسے بیسے **خان بہادری** کا خطاب اور **ڈپٹی کلکٹری** تھی۔ لیکن الحکم کے ذریعہ مجھکو جو کچھ ملا۔ اس پر میری **نسلیں** قیامت تک فخر کریں گی۔ والحمد للہ علی ذالک۔

وہ سمجھتے تھے کہ وہ چند ہزار روپیہ پیش کر کے میری مالی **مشکلات** سے ناجائز فائدہ اٹھا لیں گے۔ مگر یہ بھی میرے اللہ تعالیٰ کے فضل نے **ہزاروں** میرے قدموں میں ڈال دیئے اور مجھے توفیق دی کہ میں صرف قلم ہی نہیں بلکہ روپے سے بھی سلسلہ کی خدمت کی توفیق پاؤں

ثم الحمد للہ علی ذالک

غرض الحکم مختلف قسم کے ابتلاؤں میں سے گزرتا چلا گیا۔ اور اس پر کوئی زمانہ ایسا نہیں گزرا کہ وہ اپنے مقصد سے الگ ہوا ہو۔

خلافت کا وہ اسی طرح خادم اور وفادار رہا۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عصر سعادت میں تھا۔ نادان کہتے ہیں **خلیفہ گر** کہہ کر اللہ تعالیٰ کے حضور گستاخی اور بے ادبی کا ارتکاب کیا۔ اس لئے کہ

خلیفہ خدا بناتا ہے

ہاں الحکم کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ اسے اپنی سعادت اور نجات کا ذریعہ یقین کرتا ہے کہ اس نے ہمیشہ **خلافت راشدہ** کے منکرین کے ساتھ پہلی صف میں کھڑے ہو کر مقابلہ کیا الحمد للہ علی ذالک

غرض

الحکم ایک **عہد ابتلاء** میں جاری ہوا۔ اور مختلف قسم کے ابتلاء پیش آئے۔ مگر خدا تعالیٰ نے ہر ایک آگ میں سے اسے سلامت رکھا یہاں تک کہ آج وہ عمر کے ۴۲ سالہ ختم کر کے ۴۳ میں قدم رکھ چکا ہے۔ اور اس عہد جدید میں الحکم کا ایڈیٹر عزیز مکرم **شیخ محمود احمد عرفانی** ہے۔ جو الحکم کے ساتھ ہی پیدا ہوا تھا۔ اور مجھے خوشی ہے اور میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ جہاں تک الحکم کی ادارت کی قابلیت کا سوال ہے

الحکم بحمد اللہ بہترین ہاتھوں میں ہے

اگرچہ الحکم کی مالی حالت کمزور ہے۔ مجھے اس کا کچھ غم نہیں اس نے اسی قسم کے ابتلاؤں میں اپنی عمر کے ۴۲ سال پورے کئے ہیں۔ میں اپنی **اولاد** اور الحکم کے رفیق التحریر کو وصیت کر چکا ہوں کہ

وہ الحکم کو ہر قیمت پر زندہ رکھیں

اور اسی کوشش میں اپنی جان دے دیں۔ الحکم سلسلہ کا پہلا **علمبردار ہے** اور اس **لوائے احمدیت** کی ہر حالت میں حفاظت کریں۔ میں الحکم کے پڑھنے والوں سے کہونگا کہ **الحکم** تمہارا سب سے **پرانا سپاہی ہے**۔ اور حضرت **مسیح موعود** علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد سعادت کی ایک **قیمتی یادگار ہے**۔ اس یادگار کی حفاظت کرو۔ اس میں تمہارے لئے نشان سعادت ہے۔ ورنہ یاد رکھو کہ

الحکم زندہ رہیگا

وہ **موت** کے ہاتھ سے بلند ہو چکا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے مکتوب میں لکھ چکے ہیں کہ الحکم ہر حال زندہ رہیگا آئیے ہم سب مل کر اپنی زبان ہی سے نہیں بلکہ **زبان عمل** سے پکاریں

الحکم زندہ باد

میں نہایت تضرع اور ابتہال کے جذبات سے بھرے دل کے ساتھ اپنے مولیٰ کے حضور دعا کرتا ہوں کہ وہ الحکم کو دائمی رنگ میں ہمیشہ زندہ رکھے جس طرح اس نے اپنے فضل سے **ابدی زندگی** سلسلہ کا ایک خادم ہونے کی حیثیت سے بخشی ہے۔ اور پھر اپنی **اولاد** کو پھر وصیت کرتا ہوں کہ وہ الحکم ہر قربانی پر زندہ رکھیں۔ اس کے موضوع اور مقصد میں اسی چیز کو مقدم کیا جائے اس کے عمل پر اب تک رہے دنیا کی کوئی دولت اور طاقت اس موضوع سے انہیں الگ نہ کر سکے وہ صداقت کے منادی ہوں اور حق کے کہنے میں دلیر اور مخلص ہوں **میری دعائیں** اپنے ہاتھ سے لگائے ہوئے پودے کی سرسبزی اور ثمرہ بثمرات ہونے کے لئے اپنے

تحت جگر اور الحکم کے موجودہ ایڈیٹر کے ساتھ میں بھی اس **اقدام** پر جو **جوبلی نمبر** نکالنے کا اس نے کیا ہے **مبارکباد** دیتا ہوں اور **زندہ باش** کہتا ہوں میں اس **دعا نامہ** کے آخر میں حضرت **امیر المومنین** کا وہ مکتوب درج کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ جو آپ نے الحکم کے **دور جدید** میں مجھے لکھا۔ **مبارک** وہ جو اس مکتوب سے فائدہ اٹھا کر الحکم کے **سرپرستوں** میں داخل ہوں۔ یہاں موقع کی مناسبت سے ایک بات کہنے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ایک زمانہ میں الحکم مالی ابتلا میں تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو اس وقت ابھی رنگ میں امام جماعت نہ تھے۔ الحکم کے بقاء کے لئے **تحریک محمودی** فرمائی۔ یعنی دس دس روپیہ سالانہ چندہ دینے والے احباب کی تحریک کی اور سب اول آپ شریک ہوئے۔ میں اب بھی کہتا ہوں کہ ایسے دوستوں کی ضرورت ہے جو الحکم کی **سرپرستی** کریں اور اس کے ظاہری بقا کے لئے اس کی امداد کریں۔ خود خریدار ہوں، دوسروں کو تحریک کریں۔ اور ایک جماعت ایسے **دوستوں** کی ہونی چاہیے۔ جو قیمت کے سوال سے الگ رہ کر اس کی اعانت اپنا فرض سمجھے۔ خدا تعالیٰ نے جماعت میں ایسے لوگ پیدا کر دیئے ہیں۔ جو سلسلہ کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کرنے کو آمادہ ہیں۔ میرا کام صرف اس تحریک کو کر دینا ہے۔ خدا تعالیٰ جس کو چاہے گا توفیق دے گا۔ والسلام (خاکسار عرفانی سکندرآباد)

الحکم کے اجراء پر حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اظہار مسرت بذریعہ مکتوب مبارک

مکرمی شیخ صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ معلوم کر کے بیحد خوشی ہوئی ہے کہ آپ الحکم کو پھر جاری کرنے لگے ہیں۔ اللہ تعالیٰ برکت دے اور اس ارادہ کی تکمیل کے سامان پیدا کر دے۔ آمین ثم آمین

الحکم سلسلہ کا پہلا اخبار ہے۔ اور جو موقع خدمت کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری زمانہ میں اسے اور بدر کو ملا ہے۔ وہ کسی دوسرے کو اور کسی اخبار کو نہیں مل سکتا۔ میں کہتا ہوں کہ الحکم ظاہری صورت میں زندہ رہے یا نہ رہے۔ لیکن اس کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔ سلسلہ کا کوئی مؤرخ اس کا نام لینے کا ذکر کئے بغیر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ تاریخ سلسلہ کا حامل ہے۔

لیکن دل یہی چاہتا ہے کہ الحکم جس کا نام ہی بتاتا ہے کہ ابتدائی ایام سے سلسلہ کے افراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کہا در حقیقت تھے اپنی ظاہری صورت میں بھی زندہ رہے

اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی نسل کو دین کی خدمت کی توفیق دیتا رہے۔ اللہم آمین

خاکسار

مرزا محمود احمد

(خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah